



نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

اعتکاف کیسے گزاریں؟

- اعتکاف کی اہمیت کو کیسے اجاگر کیا جاتا ہے؟
- اعتکاف کو قیمتی بنانے کے لیے 4 عزائم کیا ہیں؟
- اعتکاف بہتر سے بہتر بنانے کے لیے کیا کرنا ضروری ہے؟
- اعتکاف میں ایک عام مسلمان کیا کیا سیکھ سکتا ہے؟
- اعتکاف میں گناہوں سے بچنے کے لیے کیا تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں؟
- اعتکاف میں عوام کو دین سکھانے، پھیلانے کی کیا شکلیں اختیار کی جاسکتی ہیں؟
- حقوق اللہ، حقوق العباد اور ذاتی حقوق ان سب کی ادائیگی میں توازن کیسے قائم کیا جائے؟

مفتی منیر احمد صاحب

اعتکاف کیسے گزاریں؟

صفتی منیر اجماعی صاحب



{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں}

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

- ◀ کتاب کا نام : اعتکاف کیسے گزاریں؟
- ◀ مرتب : مفتی منیر احمد صاحب
- ◀ واٹسپ نمبر : 0331-2607204

(المیئر کے واٹسپ کروپ میں شامل ہونے کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں)

◀ تاریخ طباعت : شعبان المعظم 1444ھ مارچ 2023ء

◀ ناشر : المیئر مسرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (ہسٹو)

ای میل : almuneermarkaz214@gmail.com

◀ ویب سائٹ : almuneer.pk

◀ فیس بک : AlMuneerOfficial

◀ یوٹیوب : AlMuneer

(مختلف کورسز کی ریکارڈنگ یہاں سے ہی جاسکتی ہے)

ملنے کا پتہ

جامعہ معہد العلوم الاسلامیہ

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607204 - 0331-2607207

اعتکاف کیسے گزاریں؟

1- اعتکاف کی اہمیت جاننے کیلئے روزانہ مطالعہ

2- اعتکاف کیلئے میرے عزائم

□ پہلا عزم: یہ اعتکاف گزشتہ اعتکافوں سے بہت اچھا گزارنا ہے

□ دوسرا عزم: اعتکاف کا مقصد (غیر ضروری تعلقات ترک کرنا) حاصل کرنا ہے

□ تیسرا عزم: وقت بالکل ضائع نہیں کرنا ہے

□ چوتھا عزم: اعتکاف میں یہ معمولات کرنے ہیں

3- اعتکاف کے 46 معمولات

4- جمعہ کے دن کے 22 معمولات

5- اعتکاف کی حقیقت، فضائل، کوتاہیاں، مسائل

6- شب قدر

1-اعتکاف کی اہمیت جاننے/اجاگر کرنے

کیلئے روزانہ مطالعہ/بیانات سننا

(1) فضائل رمضان حصہ اعتکاف کی تعلیم □

وقت _____ تا _____

(2) رمضان/اعتکاف سے متعلق بیانات سننا □

حضرت _____ صاحب

وقت _____ تا _____

حضرت _____ صاحب

وقت _____ تا _____

حضرت _____ صاحب

وقت _____ تا _____

(3) بیانات/دروس میں شرکت کا نظم:

2- اعتکاف کیلئے میرے عزائم

□ پہلا عزم:

یہ اعتکاف گزشتہ اعتکافوں سے بہت اچھا گزارنا ہے □

□ حسب سابق ہی صحیح ہے □ پہلے سے کچھ نا کچھ بہتر □

□ دوسرا عزم:

اعتکاف کا مقصد (غیر ضروری تعلقات ترک کرنا) خوب خوب حاصل کرنا ہے □

□ حسب سابق ہی صحیح ہے □

□ تیسرا عزم:

وقت بالکل ضائع نہیں کرنا ایک ایک سانس قیمتی بنانا ہے □ حسب سابق ہی صحیح ہے □

□ پہلے سے کچھ نا کچھ بہتر کرنا ہے □

(1) غیر ضروری تعلقات، مشغولیتیں، بالکل ختم کرنی ہیں □ حسب سابق ہی صحیح ہے □

□ پہلے سے کچھ نا کچھ بہتر کرنا ہے □

تفصیل لکھیں:

اعتکاف کے لیے عزم

{6}

اعتکاف کیسے گزاریں؟

(2) موبائل کا غیر ضروری استعمال بالکل ختم کرنا ہے
تفصیل لکھیں:

(3) کھانے پینے میں بہت زیادہ خواہشات (من پسند کا پکوانا) میں بالکل نہیں لگنا
حسب سابق ہی صحیح ہے پہلے سے کچھ بہتر کرنا ہے
تفصیل لکھیں:

(4) غیر ضروری سونا بالکل ختم کرنا ہے حسب سابق ہی صحیح ہے پہلے سے کچھ
نا کچھ بہتر کرنا ہے
تفصیل لکھیں:

چوتھا عزم: اعتکاف میں یہ معمولات کرنے ہیں

● پہلا معمول: دین سیکھنا ہے

تفصیل لکھیں کیا سیکھنا ہے؟ اور سیکھنے کیلئے روزانہ کتنا وقت نکالنا ہے؟

(1) قرآن: حفظ پختہ کرنا ہے

تفصیل لکھیں:

اعتکاف کے لیے عزائم

{7}

اعتکاف کیسے گزاریں؟

یہ سورتیں حفظ کرنی ہیں:

تجوید درست کرنی ہے □ بذریعہ استاذ □ بذریعہ ریکارڈنگ □
قرآن کریم کا ترجمہ، تفسیر سیکھنی ہے □ تفصیل لکھیں:

(2) دعائیں: یاد کرنی ہیں:

(3) موقع کا علم سیکھنا ہے:

3/1- اعتکاف/شب قدر/عید کے احکام و مسائل □ ان کتابوں سے: فہم رمضان،

اعتکاف کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا، آداب المسجد (مفتی شفیع صاحب)

(1) اعتکاف کی حقیقت، فضائل، آداب، کوتاہیاں، معتکف کیلئے دستور العمل اور اعتکاف

کے اہم مسائل: اعتکاف صحیح ہونے کی شرائط، کن چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے؟ کن

صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے؟ کن ضرورتوں کے لیے معتکف مسجد سے نکل سکتا ہے؟

کون سے کام اعتکاف میں مکروہ ہیں کون سے مباح؟ عورتوں کے اعتکاف کے مسائل۔

(2) مسجد کے آداب، فضائل اور مسجد کی حدود۔

(3) شب قدر کی فضیلت، وقت، علامت، کوتاہیاں اور کرنے کے کام

(4) شب عید اور عید کی حقیقت، فضیلت، کوتاہیاں، عید کے دن کے مسنون اعمال، شوال

کے 6 روزوں کے فضائل و مسائل

3/2- مسائل روزہ □ اس کتاب سے

(1) کن لوگوں کے لیے رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے؟

(2) کن شرطوں کے ساتھ روزہ صحیح ہوگا؟

(3) کن لوگوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے؟

(4) کن وجوہات کی وجہ سے روزہ رکھ توڑ دینا جائز ہے؟

(5) کن لوگوں کے لیے روزہ داروں کی مشابہت اختیار کرنا واجب ہے؟

(6) کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

3/3۔ مسائل تراویح □ اس کتاب سے

(4) دین کا بنیادی ضروری علم سیکھنا ہے □

(5) کیسے سیکھنا ہے؟

علماء سے براہ راست □ بیانات میں شریک ہو کر □

مستند کتابوں کے مطالعہ سے □ علماء سے پوچھ پوچھ کر □

(6) کیا کیا سیکھنا ہے؟

6/1 عقائد: □ اس کتاب سے: فہم دین کورس (مرتب: مفتی منیر احمد)

ایمان کا تعارف اور 9 تقاضے، حسن خاتمہ اور سوء خاتمہ کے اسباب۔ ایمان کے شعبے، ایمان

مفصل کی مکمل تشریح۔ اللہ تعالیٰ، فرشتوں، نبیوں کا تعارف، حقوق۔ وحی الہی کی ضرورت،

قرآن کریم کا تعارف حقوق۔ حفاظت حدیث کی شکلیں۔ شریعت کے 4 بنیادی ماخذ کا

تعارف۔ فقہ اور فقہاء کا تعارف شکوک و شبہات کے جوابات۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات،

خصوصیات معجزات حقوق، مسئلہ ختم نبوت کی وضاحت۔ صحابہ، اہل بیت کا تعارف، فضائل

حقوق۔ عقیدہ آخرت، علامات قیامت، مسئلہ تقدیر کا آسان حل۔ سنت بدعت کا فرق،

بدعت کو پہچاننے کے 19 اصول۔

2/6 عبادات: □ اس کتاب سے: فہم دین کورس (مرتب: مفتی منیر احمد)

طہارت کی اہمیت و فضیلت، قسمیں۔ وضو، غسل، فضائل و مسائل، مکمل طریقہ۔ مسح، تیمم، معذوری کی طہارت کے احکام۔ نماز، اہمیت فضائل و مسائل، مکمل مسنون طریقہ، نماز کی غلطیاں، اعادہ، سجدہ سہو کے مسائل۔ حج و عمرہ کے فضائل، قسمیں مکمل طریقہ۔

3/6 معاملات: □ اس کتاب سے: فہم دین کورس (مرتب: مفتی منیر احمد)

آپس کے معاملات، ان کی قسمیں، احکام، بندوں کے حقوق کا تعارف، ادائیگی کے طریقے

4/6 اخلاق: □ اس کتاب سے: فہم دین کورس (مرتب: مفتی منیر احمد)

اخلاق کی فضیلت، اہمیت، حکم اور حقیقت۔ اخلاق کے 7 رہنما اصول، اخلاق کے درجات، اخلاق کے بنے، بگڑنے کی 4 جگہیں، پسندیدہ اور ناپسندیدہ اخلاق، اپنے اخلاق پہچاننے کے 4 طریقے، اخلاق بنانے کا آسان طریقہ۔

(7) مزید کوئی سیکھنے کی بات ہو تو لکھیں:

● دوسرا معمول: عبادات کرنی ہیں

عبادات تلاوت، ذکر، دعاء، نوافل کے معمولات تفصیل سے لکھیں:

(2) عبادات/اعتکاف کے معمولات:

(کتابچہ کے آخر میں اعتکاف کے معمولات والے پرچہ میں لکھیں)

(4) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں:

● تیسرا معمول: دین سکھانا ہے

دین سکھانے کے معمولات تفصیل سے لکھیں:

(1) دوسرے ساتھیوں کی تعلیم: دوسرے ساتھیوں کو کیا سکھانا ہے؟

(3) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں:

● چوتھا معمول: حقوق کی ادائیگی کرنی ہے

حقوق (ذاتی / دوسرے معتکفین / نمازیوں) کی ادائیگی کے معمولات تفصیل سے لکھیں:

(1) دوسرے ساتھیوں کی خدمت کے لیے روزانہ وقت دینا

ان کاموں میں ہاتھ بٹانا
(2) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں:

● پانچواں معمول: گناہوں سے بچنا ہے

گناہوں سے بچنے کیلئے کیا تدابیر اختیار کرنی ہیں تفصیل سے لکھیں:

(1) گناہ ہونے کے بعد فوراً کسی نیکی (خاص طور سے صدقہ) کا اہتمام کرنا □

فوراً سچی توبہ کرنا □

(2) گناہ چھوڑنے کی اللہ تعالیٰ سے گڑا گڑا کر توفیق مانگنا □

(3) جن دوست و احباب، آلات کی صحبت گناہ کا سبب بنتی ہیں ان کو چھوڑنے کا

اہتمام کرنا □

(4) گناہوں کو چھوڑنے کے سلسلہ میں کسی اللہ والے سے رابطہ کرنا اور اپنے حالات

ان کو بتا کر ان کی باتوں پر عمل کرنا □

(5) گناہوں کا علم ہونے کے بعد ان کو روکنے کا اہتمام کرنا □

(6) مباح کاموں یعنی کھانے پینے، باتیں کرنے، ہنسنے ہنسانے، سونے، فضول ملنے

ملانے، گھومنے گھمانے میں خواہشات کو ترک کرنا □

(7) گناہوں کی خواہش نیز عبادات، اتباع، سنت، اخلاقیات میں رکاوٹ بننے والی

خواہش کو ترک کرنا □

(8) مزید کوئی بات ہو تو لکھیں:

3- اعتکاف کے 46 معمولات

نوٹ: اس فوجد امتسابی تربیتی جائزے میں کل 46 معمولات ہیں۔ اگر تمام معمولات کو بیک وقت عمل میں لانا مشکل ہو تو حسب ہمت کچھ معمولات کا انتخاب کریں۔ اس کے لیے □ میں نشان لگائیں۔

سحری تافجر

معمول 1: سحری سے قبل اٹھنے کا اہتمام کرنا ہے

کتنی دیر قبل اٹھنا ہے؟ طے کر لیں:

معمول 2: سو کر اٹھنے کی سنتوں کا اہتمام کرنا ہے

- سو کر اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں سے چہرے، آنکھوں کو ملیں۔ (شمائل ترمذی: 155-156)
- دعا پڑھیں: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔ (بخاری: 6324)
- مسواک کریں یہ اٹھنے کے بعد ہے۔ (بخاری: 245)
- لباس، چپل پہنتے وقت دائیں طرف سے پہنیں۔ (بخاری: 5854)

معمول 3: بیت الخلاء کی سنتوں کا اہتمام کرنا ہے

- جہاں بیت الخلاء نہ ہو وہاں قضاء حاجت کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے دور جانا۔ (ابوداؤد: 1) نشیبی زمین میں جانا۔ (نساء: 43) نرم زمین میں جانا۔ (ابوداؤد: 3) کسی چیز کی آڑ میں جانا۔ (ابوداؤد: 35)

• جس چیز پر اللہ کا نام ہوا اسکو بیت الخلاء میں نہ لیجانا۔ (ابوداؤد: 19)

• جوتے پہن کر سر ڈھانک کر بیت الخلاء جانا۔ (ترمذی، بیہقی: 455، طبقات ابن سعد: 1/290)

• بسم اللہ اور دعا پڑھ کر جانا:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحُبْثِ الْحَبَائِثِ۔ (ترمذی: 606، بخاری: 142)

• بائیں قدم سے داخل ہونا۔ (بخاری: 5380)

• پیٹھ کر تقاضہ کرنا۔ (ترمذی: 12)

• قبلہ کی طرف چہرہ اور پیٹھ نہ کرنا۔ (ترمذی: 8)

• شلو اور حتی الامکان نیچے بیٹھتے ہوئے اتانا۔ (ترمذی: 14، ابوداؤد: 14)

• بیت الخلا میں نہ ذکر کرنا نہ کلام کرنا۔ (ابوداؤد: 15، مسلم: 370)

• پیشاب کی چھینٹوں سے بچنا۔ (ترمذی: 70)

• شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگانا۔ (بخاری: 5630)

• ہاتھوں کو کلائی تک 3 بار دھو کر پھر پانی کے اندر ڈالنا۔ (ترمذی: 24)

• استنجاء پہلے ڈھیلوں (یا ٹشو) پھر پانی سے کرنا۔ (مجمع الزوائد: 1053، مصنف ابن ابی شیبہ: 1634)

• دائیں پاؤں سے بیت الخلا سے باہر نکلنا۔ (بخاری: 5380)

• دعا پڑھنا: غُفِرَ اِنَّكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذَى وَعَافَانِیْ۔ (ابوداؤد: 30، ابن ماجہ: 301)

• بیت الخلا نہ ہو تو کسی آڑ میں استنجاء سکھانا۔ (ابوداؤد: 35، ابن ماجہ: 337)

معمول 4: وضو کی سنتوں کا اہتمام کرنا ہے

• گھر سے وضو کر کے نماز کے لیے جانا۔ (بخاری: 647)

• مسنون طریقہ سے وضو کرنا خاص طور سے جب نفس کو ناگوار ہو۔ (مسلم: 538، 597)

وضو کی سنتیں:

(1) نیت (بخاری: 1) (2) تسمیہ (مسند احمد: 12694، نسائی: 78)

(3) دونوں ہاتھ کلائی تک مرتبہ دھونا (مسلم: 538)

- (4) مسواک کرنا (باشت سے لمبی انگلی سے موٹی نہ ہو) (بخاری: 887، مسلم: 589)
- (5) تین تین بار کھلی/ناک میں پانی ڈالنا/چھٹکنا/منہ دھونا (بخاری: 164، مسلم: 61، 226، 559)
- (6) داڑھی/ہاتھوں/پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا (ابوداؤد: 145-142، مسند احمد: 2604)
- (7) تمام سر/کانوں کا مسح کرنا (مسح سر کے اگلے حصے سے شروع کرنا) (مسلم: 559، ابوداؤد: 106، 103)
- (8) اعضاء وضو کو تین تین بار دھونا/مل کر دھونا/پے درپے دھونا ترتیب سے دھونا/داہنی طرف سے دھونا (ابوداؤد: 106-111-105، ترمذی: 38، موطا مالک: 73، ابن ماجہ: 402-413)
- (9) وضو کے درمیان کی دعا پڑھنا۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي.

(عمل الیوم واللیلۃ: 80)

معمول 5: تہجد میں ان اعمال کا اہتمام کرنا ہے

- (1) تہجد میں 2 رکعتیں دعا کم از کم _____ منٹ
- (2) استغفار کم از کم ایک تسبیح (4) تلاوت کم از کم _____ منٹ
- تہجد کی فضیلت: اللہ تعالیٰ بندے سے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری درمیانی حصے میں ہوتا ہے۔ (ترمذی: رقم 3503) فرض نماز کے بعد سب سے افضل درمیان رات کی نماز ہے (یعنی تہجد)۔ (مسلم: رقم 1982) تہجد صالحین کا طریقہ اور شعار رہا ہے اور قُرب الہی کا خاص وسیلہ ہے اور وہ گناہوں کے برے اثرات کو مٹانے والی اور معاصی سے روکنے والی چیز ہے۔ (المستدرک حاکم: رقم 1156)
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی رحمت ہو اس بندے پر جو رات کو اٹھا اور اس نے نماز تہجد پڑھی۔ (ابوداؤد: رقم 1113، نسائی: رقم 1592)
- تہجد کا وقت: رات کا آدھا حصہ گزرنے کے بعد ہے۔ (کویتیہ، تہجد، نقرۃ: 5)

تعداد رکعات: کم سے کم 2 رکعات زیادہ سے زیادہ 8 رکعات ہیں۔ (کویتیہ، تہجد، فقرہ: 6-7)
 تہجد کی قضا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو سوتا رہ گیا اپنے مقررہ ورد سے
 یا اس کے کسی جز سے پھر اس نے اس کو پڑھ لیا نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان تو لکھا
 جائے گا اس کے حق میں جیسے کہ اس نے پڑھا ہے رات ہی میں۔ (مسلم: رقم: 1236)
 (2) رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد فوت ہو جاتی تو آپ دن کو اس کی بجائے بارہ رکعتیں
 پڑھتے تھے۔ (مسلم: رقم: 1234)

معمول 6: سحری میں ان باتوں کا اہتمام کرنا ہے

- غذا کی مقدار نہ بہت زیادہ نہ بہت کم ہو۔ سحری کے وقت میں احتیاط کو ملحوظ رکھنا۔
- سحری کھاتے وقت ذکر و استغفار اور کھانے کی سنتوں کا اہتمام کرنا ہے۔

معمول 7: اذان کی سنتوں کا اہتمام کرنا ہے

- اذان کے دوران خاموش رہ کر اذان کے کلمات کا جواب دینا ہے اور اذان کے بعد
 کی ان دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے □
- (1) یعنی جب مؤذن تشہد کے الفاظ کہے تو یہ پڑھنا ہے: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. رَضِيَتْ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا
 وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا. (صحیح ابن حزمہ: 1/220، فتح البلیغ: 3/298)
- (2) درود شریف پڑھنا ہے۔

- (3) دعا وسیلہ پڑھنی ہے: اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ النَّامَةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ
 مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
 الْوَعْدَ. (بخاری: 614، بیہقی: 410/1)

4) اپنے لیے دعا مانگنی ہے، اس وقت دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ (ابوداؤد: 524)

• اذان سننے کے بعد تمام مشاغل کو اس طرح ترک کر دینا گویا ان سے کوئی سروکار ہی نہیں۔ □

(فیض القدير: 3/87 رقم 2821)

• اذان سے _____ منٹ پہلے یا اذان کے فوراً بعد نماز کی تیاری کرنی ہے۔ □

معمول 8: مسجد میں داخل ہوتے وقت مسنون اعمال کا اہتمام کرنا ہے

• الٹا پیر جوتے سے نکال کر سیدھے پیر سے مسجد میں داخل ہونا (الترغیب)

• دعا پڑھ کر داخل ہونا

• داخل ہونے کے بعد کی دعا پڑھنا

أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسَلْطَانِهِ الْقَدِيمِ

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ (الترغیب)

• مسجد کے احترام کے خلاف کوئی کام نہ کرنا (طبرانی، احمد)

قبلہ رو تھوکنا، بلا ضرورت شدیدہ دنیا کی باتیں کرنا۔ باہر گم ہو جانے والی چیز کو تلاش کرنا

اس کا اعلان۔ زور سے تلاوت ذکر کرنا جس سے دوسروں کو تکلیف ہو۔ بدن کپڑے

وغیرہ سے کھیلنا۔ انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا چٹھانا۔ قبلہ رو پیر بھلانا۔ موبائل آف نہ کرنا،

عبادات کے بجائے موبائل میں مشغول ہونا۔

معمول 9: سنتوں اور جماعت کے درمیان ان اعمال کا اہتمام کرنا ہے

1) دعاء و مناجات □ (2) تلاوت کرنی ہے □

3) صبح کی مسنون دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے □ (4) اہم تسبیحات کرنی ہیں □

معمول 10: صف اول اور تکبیر اولیٰ کا اہتمام

خواتین کے لیے: اول وقت اور وقت طے کر کے نماز کا اہتمام کرنا ہے۔

معمول 11: فرض نماز کے بعد کے مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے۔ □

معمول 12: عمل کا جذبہ بڑھانا ہے

عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے فجر کے بعد بیان / درس میں شرکت کرنی ہے۔ □

معمول 13: مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے

صبح کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ) تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح) کا اہتمام کرنا ہے۔

فجر تا اشراق

معمول 14: فجر کے بعد ان اعمال کا اہتمام کرنا ہے

• اشراق تک اعمال میں مشغول ہونا ہے اور اشراق کی نماز پڑھنی ہے۔ □

• کم از کم _____ منٹ تک اعمال میں مشغول رہنا ہے۔ □

• فجر تا اشراق تلاوت کی مقدار _____

اشراق کی فضیلت: جس نے دو رکعت اشراق کی نماز پڑھی تو اس کو ایک حج اور عمرے

کے مثل اجر ملے گا۔ (ترمذی: رقم 535)

اشراق کا وقت: سورج طلوع ہونے کے 10 منٹ بعد۔ (فتویٰ بنوری ٹاؤن کراچی)

تعداد رکعات: کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعات ہیں۔

اشراق تا ظہر

معمول 15: صبح اشراق کے بعد آرام کرنا ہے □ _____ بجے تک آرام پھر

اٹھنا ہے۔

معمول 16: چاشت کی نماز

چاشت کی فضیلت: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اے ابن آدم! تو دن کے ابتدائی حصہ میں چار رکعتیں میرے لیے پڑھا کر میں دن کے آخری حصہ تک تیری کفایت کروں گا۔ (ترمذی: رقم 475 جس نے دو گناہ چاشت کا اہتمام کیا اس کے سنا رہے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ کثرت میں سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (ترمذی: رقم 438) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کے جسم کے جوڑوں کی طرف سے صدقہ ہے، اگر کوئی شخص چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے تو یہ دو رکعتیں جسم کے جوڑوں کی طرف سے بطور شکر یہ کافی ہوں گی۔ (مسلم: رقم 1181) جس شخص نے چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھ لیں، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا ایک محل بنا دیں گے۔ (ترمذی: رقم 435)

وقت: جب سورج خوب زیادہ اونچا ہو جائے اور دھوپ تیز ہو جائے (تقریباً 9 بجے) اس وقت سے لے کر زوال سے پہلے پہلے تک یہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، مادة: صلاة: صلاة الضحی، وقت صلاة الضحی، علی مراتب الفلاح، صلاة: صلاة الضحی، وقت صلاة الضحی) تعداد رکعات: احادیث سے چاشت کے وقت دو، چار، آٹھ، بارہ رکعات تک پڑھنا ثابت ہے۔ جس قدر ہو سکے، پڑھ لی جائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر چار رکعات پڑھا کرتے تھے۔ (مسلم: رقم 1175، موطا امام مالک: 2/213، الموسوعة الفقهية الكويتية، مادة: صلاة الضحی، عند

رکعات صلاة الضحی: 27/225، تحفہ خواتین: الصلاة، چاشت، اشراق اور دیگر نفل نمازوں کا ثواب: 120)

معمول 17: عبادات کے علاوہ اپنی ضروریات اور کام کاج کے دوران اچھی

نیت، اتباع سنت، حسب سہولت ذکر واذکار کا اہتمام کرنا ہے۔



معمول 18: اشراق تا ظہر تلاوت کی مقدار

معمول 19: اشراق تا ظہر ذکر و اذکار کے معمولات

ظہر تا عصر

معمول 20: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ (خواتین اول وقت میں) فرض

نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی

نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

معمول 21: ظہر تا عصر تلاوت کی مقدار

معمول 22: ظہر تا عصر آرام کتنی دیر

عصر تا مغرب

معمول 23: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ (خواتین اول وقت میں) فرض

نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے اور کام کاج میں اچھی

نیت، اتباع سنت کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

معمول 24: عصر تا مغرب پورا وقت اعمال میں گزارنا ہے □

معمول 25: عصر تا مغرب تلاوت کی مقدار

معمول 26: عصر تا مغرب ذکر و اذکار _____ منٹ دعاء و مناجات _____ منٹ

مغرب تا عشاء

معمول 27: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ (خواتین اول وقت میں) فرض

نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

معمول 28: اوابین کا اہتمام کرنا ہے

اوابین کی فضیلت: جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھ لے جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ چھ رکعتیں اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ (ترمذی: رقم: 399)

وقت: مغرب کے فرضوں اور سنتوں کے بعد۔

تعداد رکعات: بہتر یہ ہے کہ مغرب کی دو سنت مؤکدہ کے علاوہ چھ رکعتیں پڑھی جائیں البتہ اگر فرصت زیادہ نہ ہو تو سنتوں کو ملا کر ہی چھ رکعتیں پڑھ لے۔ مغرب کے بعد بیس رکعت پڑھنے کا ذکر بھی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے۔ (ترمذی: رقم: 399)

معمول 29: مسنون اذکار کا اہتمام کرنا ہے

شام کی حفاظتی مسنون دعائیں، اہم تسبیحات (سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ تیسرا کلمہ، درود شریف، چوتھا کلمہ کی ایک ایک تسبیح)

معمول 30: مغرب تا عشاء تلاوت کی مقدار**معمول 31: مسنون سورتیں پڑھنے کا اہتمام کرنا ہے**

سورہ واقعہ □ سورہ ملک □ سورہ دخان □ سورہ الم سجدہ □

معمول 32: آرام کتنی دیر (اچھی نیت اتباع سنت کے ساتھ)**عشاء تا سونا****معمول 33: اذان، مسجد، صف اول، تکبیر اولیٰ (خواتین اول وقت میں) فرض**

نماز کے مسنون اذکار کے معمولات کا حسب سابق اہتمام کرنا ہے۔

معمول 34: تراویح کا اہتمام کرنا ہے۔

معمول 35: عمل کا جذبہ بڑھانا ہے

• عمل کا جذبہ برقرار رکھنے کیلئے تراویح کے بعد بیان/درس میں شرکت کرنی ہے □

معمول 36: تراویح کے بعد یعنی فضول کاموں، باتوں سے بچنا ہے۔**معمول 37: تہجد کی نیت سے جلد سونا ہے □ پوری رات جاگنا ہے □**

_____ بچے تک اعمال میں مشغول رہنا ہے۔

معمول 38: صلوٰۃ التسخیح کا اہتمام کرنا ہے۔

صلوٰۃ التسخیح کی فضیلت: اللہ تعالیٰ سب گناہ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، خطا کئے ہوئے اور جان کر کئے ہوئے، چھوٹے اور بڑے چھپ کر کئے ہوئے اور ظاہراً کئے ہوئے سب معاف فرمادے گا۔

طریقہ: چار رکعت نماز (نفل) صلوٰۃ التسخیح اس طرح سے پڑھ لیں کہ جب الحمد شریف اور سورۃ پڑھ چکیں تو کھڑے کھڑے رکوع سے پہلے (کلمہ سوم) سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پندرہ مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع کریں تو رکوع میں ان کلمات کو دس مرتبہ کہیں۔ پھر رکوع سے ہٹ کر (تومہ میں) دس مرتبہ پھر سجدہ میں جا کر دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر) دس مرتبہ کہیں پھر دوسرا سجدہ کریں۔ اور اس (دوسرے سجدہ میں) دس مرتبہ کہیں۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ جائیں اور دس مرتبہ کہیں۔ اسی طرح چار رکعتیں پڑھ لیں۔ یہ ہر رکعت میں 75 مرتبہ ہوئے (اور چاروں رکعتوں میں ملا کر 300 ہوئے) اگر ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کریں۔ روزانہ نہ ہو سکے تو جمعہ میں (یعنی ہفتہ بھر میں) ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

ہر وقت ان باتوں کا اہتمام کرنا ہے

معمول 39: رمضان کا مہینہ صبر کا ہے اگر اعتکاف میں کچھ تکلیف ہو تو اسے ذوق

شوق سے برداشت کرنا۔ لڑائی جھگڑے، بحث و تکرار سے بچنا ہے۔ نرم رویہ اختیار کرنا ہے۔

معمول 40: تمام گناہوں سے خاص طور سے ان گناہوں سے بہت بچنا ہے۔

غلط تعلقات، بد زبانی، غیبت، جھوٹ، دھوکہ، غلط بیانی، ایذا رسانی، فضول، لالچی کاموں سے، فرائض نماز، روزہ، جماعت، تراویح میں غفلت کرنا۔

معمول 41: صلہ رحمی کرنا، قطع رحمی نہ کرنا جن احباب سے تعلق ٹوٹا ہو ان سے تعلق

بحال کرنا۔

معمول 42: رمضان صدقات و خیرات کا مہینہ ہے لہذا اعتکاف میں رمضان کے

عام دنوں کے مقابلے میں صدقہ و خیرات کا روزانہ اور زیادہ اہتمام کرنا ہے۔

معمول 43: لوگوں کو حسب توفیق افطاری کرانی ہے۔

معمول 44: دین سیکھنے کا اہتمام کرنا ہے۔

• دین سیکھنے کی کوئی نہ کوئی شکل روزانہ اختیار کرنی ہے □

• علماء سے براہ راست سیکھنا ہے □ وقت _____ تا _____

• بیانات میں شریک ہو کر سیکھنا ہے □ وقت _____ تا _____

• مستند کتابوں کے مطالعہ سے سیکھنا ہے □ وقت _____ تا _____

• علماء سے پوچھ پوچھ کر سیکھنا ہے □ وقت _____ تا _____

معمول 45: دین سکھانے کا اہتمام کرنا ہے

• روزانہ دوسرے ساتھیوں کو دین سکھانا ہے □ وقت _____ تا _____



معمول 46:

(1) اگر مذکورہ تمام/اکثر اعمال کی توفیق ہو جائے تو الحمد للہ پڑھیں۔

(2) اعمال میں کوتاہی پر استغفر اللہ پڑھیں۔

(3) اعمال کی قبولیت کے لیے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

پڑھیں:

(4) عمل کی وجہ سے اپنے آپ کو افضل دوسروں کو حقیر نہ سمجھیں

اعتکاف کے 46 معمولات

خود احتسابی جائزہ / چیک لسٹ

گزشتہ صفحات میں اعتکاف کے جو 46 معمولات ذکر کیے گئے ہیں، ہر معمول کے سامنے دس، دس خانے ہیں۔ اعتکاف میں روزانہ ایک خانہ اس طرح پُر کریں کہ اگر اس معمول پر عمل کیا ہے تو ✓ کا نشان، نہیں کیا تو ✗ کا نشان لگادیں۔

□ سحری تا فجر										
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 1
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 2
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 3
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 4
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 5
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 6
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 7
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 8
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 9
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 10

اعینکاف کے 46 معمولات

{25}

اعینکاف کیے گزاریں؟

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 11
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 12
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 13

□ فجر تا اشراق

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 14
----	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------

□ اشراق تا ظہر

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 15
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 16
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 17
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 18
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 19

□ ظہر تا عصر

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 20
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 21
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 22

□ عصر تا مغرب

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 23
----	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----------

اعینکاف کے 46 معمولات

{26}

اعینکاف کیسے گزاریں؟

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 24
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 25
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 26

□ مغرب تا عشاء

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 27
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 28
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 29
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 30
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 31
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 32

□ عشاء تا سونا

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 33
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 34
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 35
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 36
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 37
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 38

اعینکاف کے 46 معمولات

{27}

اعینکاف کیسے گزاریں؟



□ ہر وقت ان باتوں کا اہتمام کرنا ہے

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 39
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 40
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 41
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 42
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 43
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 44
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 45
10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	معمول 46

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION
المیٹر مسرکز تقسیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION
المیٹر مسرکز تقسیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION
المیٹر مسرکز تقسیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ)

MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION
المیٹر مسرکز تقسیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ)

4- جمعہ کے 23 معمولات اور سنتیں

معمول 1: کثرت سے درود شریف پڑھنا۔

(مشکوٰۃ مع مظاہر حق: 1361-66، ابن ماجہ، فضل الجمعۃ)

وضاحت: کثرت سے درود شریف کی مقدار کے بارے میں حضرت علماء کرام کے تین قول ہیں: جمعرات کے دن مغرب کے وقت سے جمعہ کے دن سورج غروب ہونے تک کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھنا یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ ایک ہزار مرتبہ پڑھنا، یہ درمیانہ درجہ ہے۔ تین ہزار مرتبہ پڑھنا، یہ اعلیٰ درجہ ہے۔

معمول 2: جمعرات ہی سے صفائی ستھرائی کا اہتمام کرنا۔ ناخن کاٹنا۔ (بخاری مع الفتح،

تم: 883،) موچھیں کاٹنا (اور بہت زیادہ کاٹنا)۔ (بخاری مع الفتح، تم: 883) خط بنوانا، شرعی حلالہ میں رہتے ہوئے۔ (جامع الاصول، ترمذی، تم: 2912) زائد بالوں (زیر ناف/بغل) کی صفائی کرنا۔ (بخاری مع الفتح، تم: 883)

معمول 3: جمعہ کے دن عبادت کی کثرت کرنا۔

جمعہ کے روز طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک چوپائے قیامت کے قائم ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔ لہذا اس پورے وقت میں جب حیوان قیامت کا حیار رکھتے ہیں اور اس سے خوفزدہ رہتے ہیں تو انسانوں کو بطریقہ اولیٰ جمعہ کے روز دن بھر خدا کی عبادت اور اس کے ذکر میں مشغول رہیں۔ (ترمذی، تم: 491، مشکوٰۃ، تم: 1359)

معمول 4: جمعہ کی نماز کا بہت زیادہ اہتمام کرنا کسی حال میں ترک نہ کرنا

معمول 5: جمعہ کے دن دعاء کی قبولیت کی مخصوص گھڑی کی تلاش میں رہنا۔

معمول 6: مسنون (اور خوب اچھے) طریقے سے غسل کرنا، مسواک بھی ضرور

کرنا۔ (پورے ہفتے کے گناہوں کی معافی کے لیے شرط) (بخاری، رقم: 880-81-83)

غسل کی سنتیں:

- (1) دونوں ہاتھ کلائی تک 3 مرتبہ دھونا۔ (بخاری، رقم: 257) (2) چھوٹا بڑا دونوں استنجا کا مقام دھونا چاہے، استنجا کی جگہ پر نجاست لگی ہو یا نہ ہو۔ (ابوداؤد، رقم: 245) (3) بدن پر کسی جگہ اگر ناپاکی ہو تو اسے دور کرنا۔ (بخاری، رقم: 257) (4) مسنون طریقہ سے وضو کرنا۔ (بخاری، رقم: 272) (5) پہلے سر پھر دائیں کندھے پھر بائیں پر پانی ڈالنا اسی ترتیب سے 3 بار کرنا۔ (بخاری، رقم: 258؛ مسلم، رقم: 37)

معمول 7: عمدہ سے عمدہ کپڑے پہننا، خوشبو لگانا۔ نیز: سفید کپڑے پہننا۔

(ابوداؤد، رقم: 1078)

معمول 8: سر اور داڑھی کے بالوں میں تیل لگانا۔

(بخاری مع الفتح، رقم: 883، ابوداؤد مع البذل، رقم: 353، بیہقی، رقم: 2988، مؤطا امام مالک)

بائیں ہاتھ کی تھیلی میں تیل ڈال کر پہلے ابروؤں، پھر پلکوں، پھر سر/داڑھی پر لگانا، (شیرازی، عزیزی) جب خوشبودار تیل آپ کو پیش کیا جاتا تو پہلے آپ اس میں انگلیاں ڈبوتے پھر جہاں لگانے ہوتا انگلیوں سے استعمال فرماتے۔ (ابن عساکر)

معمول 9: سر اور داڑھی میں کنگھا کرنا، جب کنگھا کرنا ہو تو پہلے دائیں جانب

سے کرنا۔ (بخاری مع الفتح، رقم: 883) کنگھا کرتے ہوئے یا حسب ضرورت جب بھی آئینہ

دیکھیں تو یہ دعا پڑھنا: «اللَّهُمَّ أَنْتَ حَسَنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ خَلْقِي» (مشکوٰۃ)

معمول 10: جمعہ کی نماز کے لیے جلد سے جلد تیاری کرنا (سورہ جمعہ: 9) کوشش

کر کے زوال سے کچھ پہلے ہی تیار مکمل ہو۔

معمول 11: اگر صفیں پر ہیں تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھنا۔

ایسا کرنے والے اپنے لیے جہنم کا راستہ آسان کرتے ہیں، ان کو جہنم کا پل بنایا جائے گا، جہنمی ان کو روندتے ہوئے جہنم میں جائیں گے۔ (ابوداؤد: 1118، بخاری مع الفتح، رقم: 883)

معمول 12: دو آدمیوں کے درمیان اگر جگہ نہ ہو تو وہاں گھس کر نہ بیٹھنا۔

(بخاری مع الفتح، رقم: 883، مشکوٰۃ مع مظاہر حق، رقم: 1381)

معمول 13: جو پہلے سے بیٹھا ہوا ہو اس کو اتھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھنا۔

(کوئیتیہ تخطی الرقاب، فقرہ: 6، مسلم مع روایات، ابوداؤد، مشکوٰۃ مع مظاہر حق، رقم: 1386)

معمول 14: حسب توفیق نوافل (تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضوء، صلاۃ التسلیم، جمعہ کی سنن/قضا نمازیں وغیرہ) پڑھنا۔ (جمعہ سے جمعہ گناہوں کی معافی کے لیے یہ شرط ہے) (بخاری مع الفتح، رقم: 883، مشکوٰۃ مع مظاہر حق، رقم: 1381، کوئیتیہ، صلاۃ التسلیم)

معمول 15: امام کے قریب بیٹھنا۔

(مشکوٰۃ مع مظاہر حق، رقم: 1388-91، ابوداؤد مع درمنضود، رقم: 1108)

خیر کے کاموں میں بلا عذرتا خیر کرنے والے جنت میں دیر سے داخل ہوں گے، جنت کے اونچے درجات سے محروم رہیں گے۔

معمول 16: جمعہ کی نماز سے پہلے صفوں میں قبلہ رخ بیٹھیں حلقہ بنا کر نہ

بیٹھنا۔ (ابوداؤد مع درمنضود، رقم: 1079، جامع الاصول، رقم: 4002، مشکوٰۃ، رقم: 1414)

معمول 17: جمعہ کی نماز کے لیے جاتے ہوئے ایسے ہی نماز جمعہ سے پہلے

انگلیوں میں انگلیاں ڈال کر نہ بیٹھنا۔ (بخاری، رقم: 659، مسلم، رقم: 275)

معمول 18: بیٹھے بیٹھے اونگھ آنے لگے اور ابھی خطبہ شروع نہ ہوا ہو تو جگہ بدلنا۔

(ابوداؤد، رقم: 1119، ترمذی، رقم: 526، مشکوٰۃ، رقم: 1394)

معمول 19: خطبہ بیٹھ کر سننا۔ (ابوداؤد، رقم: 1091، مشکوٰۃ، رقم: 1418)

معمول 20: خطبہ کے وقت (اچھی، بری ہر بات سے) خاموش رہنا اور خطبہ کو غور سے سننا۔ کوئی فضول کام (کپڑوں، بالوں سے کھیلنا وغیرہ) نہ کرنا۔ عین خطبہ کے وقت خاص طور سے گوٹ مار کر بیٹھنا بھی منع ہے یعنی اکڑ و بیٹھ کر سرین زمین پر ٹیک کر کپڑوں یا ہاتھوں کے ذریعہ دونوں گھٹنے اور رانیں پیٹنے کے ساتھ ملا لینا۔

(مظاہر حق: 1/879، درمنضود: 439)

جمعہ سے جمعہ گناہوں کی معافی ان چیزوں سے بچنے پر موقوف ہے۔ (مشکوٰۃ رقم: 1381)
فضول کام کرنے والے کو جمعہ کا مکمل ثواب نہیں ملتا۔ (مشکوٰۃ مع مظاہر حق: 1383-85-97)
خطبہ کے وقت بات چیت کرنے والے کو حضور نے اسی گدھے سے تشبیہ دی جس کی پیٹھ پر کتابیں لاد دی گئی ہوں۔ (مشکوٰۃ، رقم: 1397)

معمول 21: سورہ کہف پڑھنا: جمعہ کے دن جو سورہ کہف پڑھے گا دجال کے قتل سے محفوظ رہے گا۔ اس کے لیے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر بلند ایک نور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا اور اس جمعہ سے پہلے جمعہ کی تمام خطایا (صغیرہ) اس کے معاف ہو جائیں گے۔

معمول 22: جمعہ کے دن عصر کی نماز جس جگہ پڑھی ہے وہی بیٹھے بیٹھے 80 مرتبہ

درج ذیل درود پڑھنا: **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا**
فضیلت: اس کے اسی (80) سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسی (80) سال

کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جاتا ہے۔ (فضائل درود شریف، شیخ الحدیث مولانا ذکریا)

معمول 23: جس شخص نے پانچ اعمال ایک دن (جمعہ) میں کیے اللہ تعالیٰ اسے

جنت والوں میں لکھ دیتے ہیں۔ (1) بیمار کی عیادت کی (2) جنازے میں شرکت کی

(3) روزہ رکھا (4) جمعہ کی نماز پڑھی (5) غلام آزاد کیا / صدقہ کیا۔ (مسلم: 6128، ترمذی: 742)

جمعه کے 23 معمولات

گزشتہ صفحات میں جمعہ کے جو معمولات ذکر کیے گئے ہیں، ہر معمول کے سامنے ایک ایک خانہ ہے، خانہ اس طرح پُر کریں کہ اگر اس معمول پر عمل کیا ہے تو \times کا نشان، نہیں کیا تو \square کا نشان لگا دیں۔

- | | | |
|-----------------------------------|-----------------------------------|-----------------------------------|
| <input type="checkbox"/> معمول 1 | <input type="checkbox"/> معمول 2 | <input type="checkbox"/> معمول 3 |
| <input type="checkbox"/> معمول 4 | <input type="checkbox"/> معمول 5 | <input type="checkbox"/> معمول 6 |
| <input type="checkbox"/> معمول 7 | <input type="checkbox"/> معمول 8 | <input type="checkbox"/> معمول 9 |
| <input type="checkbox"/> معمول 10 | <input type="checkbox"/> معمول 11 | <input type="checkbox"/> معمول 12 |
| <input type="checkbox"/> معمول 13 | <input type="checkbox"/> معمول 14 | <input type="checkbox"/> معمول 15 |
| <input type="checkbox"/> معمول 16 | <input type="checkbox"/> معمول 17 | <input type="checkbox"/> معمول 18 |
| <input type="checkbox"/> معمول 19 | <input type="checkbox"/> معمول 20 | <input type="checkbox"/> معمول 21 |
| <input type="checkbox"/> معمول 22 | <input type="checkbox"/> معمول 23 | |

5-اعتکاف

- حقیقتِ اعتکاف
- فضائلِ اعتکاف
- اعتکاف کی کوتاہیاں
- مسائلِ اعتکاف

□ آخری عشرہ کی فضیلت

- (1) قرآن کا نزول شبِ قدر میں ہوا۔ (سورہ قدر) (اور قرآن ایک عظیم الشان خدا، بزرگ و برتر کا کلام ہے اس لیے جس زمانہ میں وہ نازل ہوگا وہ زمانہ بھی مبارک ہوگا) اور شبِ قدر (جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے) عموماً آخری عشرہ میں ہوتی ہے، لہذا آخری عشرہ بقیہ دونوں عشروں سے ضرور افضل ہوا۔ ایک فضیلت تو آخری عشرہ کی اس نزولِ قرآن سے ہوئی۔
- (2) دوسری فضیلت اس عشرہ کی شبِ قدر کی وجہ سے ہے کہ شبِ قدر اسی آخری عشرہ میں ہوتی ہے جس کے بارے میں فرمایا:

وَمَا آذْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ حَيَّرَ مَنْ أَلْفٍ

شَّهْرٍ۔ (قدر: 2، 3)

اور تمہیں کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا چیز ہے؟ شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔

- (3) تیسری فضیلت اس عشرہ کی یہ ہے کہ اس میں اعتکاف کی عبادت ہے۔

□ آخری عشرہ کے اعمال

پہلا عمل: اعمال میں پہلے دو عشروں کی بہ نسبت زیادہ محنت کرنا جو اعمال پہلے دو عشروں کے ہیں وہی اس آخری عشرہ کے بھی ہیں البتہ اس آخری عشرہ میں پہلے سے بہت زیادہ محنت اور مجاہدہ کرنا چاہیے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو رات کا بیشتر حصہ جاگ کر گزارتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے اور (عبادت میں) خوب محنت کرتے اور کمر کس لیتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں جتنی محنت کرتے تھے اور دنوں میں اتنی محنت نہیں کرتے تھے۔

دوسرا عمل: اعتکاف

● حقیقت اعتکاف

(1) اعتکاف کی روح ہے خلوت، اور خلوت کی حقیقت ہے ترک تعلقات۔ لیکن ترک سے مراد تقلیل (کمی کرنا) ہے یعنی جو تعلق غیر ضروری ہوں جس کے ترک کرنے میں ضرر نہ ہو، اس تعلق کو ترک کر دینا چاہیے۔ چاہے وہ ضرر دنیا کا ہو، چاہے آخرت کا ہو۔ اور جو تعلق ضروری ہو، اپنی ذات سے متعلق ہو یا دوسرے سے اس کو ترک کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس میں کوئی ضرر نہیں۔ میں نے بارہا کہا ہے اور اب بباگ دہل ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ اگر کوئی سبزی والا صبح سے شام تک پکارتا رہے کدو لے لو، ترکاری لے لو، آلو لے لو، مٹر لے لو۔ اس کے دل میں ذرہ برابر ظلمت اور تاریکی پیدا

نہ ہوگی۔ اتنے بڑے اور لمبے چوڑے کلام اور اتنی صداؤں اور نداؤں سے بھی اس کو بالکل کوئی ضرر نہ ہوگا۔ اور اس کے برخلاف ایک شخص ہے جس کو بولنے کی ضرورت نہیں، بالکل فارغ بیٹھا ہے وہ بلا ضرورت کسی سے صرف اتنا پوچھ لے کہ تمہیں معلوم ہے، زید کہاں ہے؟ یا زید کب آئے گا؟ میں قسم لکھا کر کہتا ہوں کہ جو اس معمولی جملہ سے ظلمت پیدا ہوگی وہ سبزی والے کے دن بھر کے بولنے سے نہ ہوگی۔ اب اس سے زیادہ میں کیا دلیل پیش کر سکتا ہوں۔ میں قسم کھا رہا ہوں۔ اگر یقین نہ ہو تو خود تمیز پیدا کر کے دیکھ لو۔ اللہ کی قسم آنکھوں سے نظر آجائے گا کہ دل کا ناس ہو گیا، ظلمت نے احاطہ کر لیا، نورانیت برباد ہو گئی انشراح غارت ہو گیا۔ وہ جو ایک تعلق مع اللہ پیدا ہو گیا تھا، اس کے درمیان ایک حجاب قائم ہو گیا اس لیے کہ حدیث میں ہے کہ ”من حسن اسلامہ المرأ تر کہ مالا یعنیه“ جب ترک مالا یعنی حسن اسلام ہے تو مالا یعنی ضرور منحل اسلام ہوگا اس شخص کے ایک فضول جملے نے اسلام کی رونق کو، اسلام کی زینت کو، اسلام کے نور کو برباد کر دیا۔

تجربہ کر لو کہ صرف خلوت اور ترک کلام پر اگر اکتفاء کر لیا جائے اور گناہوں کو بھی ترک کر دیا جائے تو ان شاء اللہ نسبت باطنی حاصل ہو جائے گی، چاہے ذکر بہت ہی کم ہو، اور اگر ذکر خوب ہو مگر خلوت اور تقلیل کلام نہیں تو نسبت باطنی کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔

(2) ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کا مقصود اور اس کی روح، دل کو اللہ کی پاک ذات کے ساتھ وابستہ کر لینا ہے کہ سب طرف سے ہٹ کر اسی کے ساتھ مجتمع ہو جائے اور ساری مشغولیتوں کے بدلے میں اسی کی پاک ذات سے مشغول ہو جائے اور اس کے غیر کی طرف سے منقطع ہو کر ایسی طرح اس میں لگ جائے کہ خیالات و تفکرات سب کی جگہ اس کا پاک ذکر، اس کی محبت سما جائے حتیٰ کہ مخلوق کے ساتھ انس

کے بدلے اللہ کے ساتھ اُنس پیدا ہو جائے کہ یہ اُنس قبر کی وحشت میں کام دے گا کہ اس دن اللہ کی پاک ذات کے سوا کوئی منوس ہوگا نہ دل بہلانے والا۔ لہذا اعتکاف کی روح پانے کے لیے لایعنی گفتگو بے کار کے مشغلوں سے بہت زیادہ اجتناب کیا جائے۔ بہتر ہے کہ موبائل بھی ساتھ نہ ہو۔

(3) نبی کریم ﷺ نے رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں اعتکاف فرمایا اور پھر دوسرے عشرہ میں بھی پھر ترکی خیمہ سے جس میں اعتکاف فرما رہے تھے، سر باہر نکال کر ارشاد فرمایا کہ میں نے پہلے عشرہ کا اعتکاف شب قدر کی تلاش اور اہتمام کی وجہ سے کیا تھا پھر اسی کی وجہ سے دوسرے عشرہ میں کیا، پھر مجھے کسی بتانے والے (یعنی فرشتے) نے بتایا کہ وہ رات اخیر عشرہ میں ہے لہذا جو لوگ میرے ساتھ اعتکاف کر رہے ہیں وہ اخیر عشرہ کا بھی اعتکاف کریں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کی بڑی غرض شب قدر کی تلاش ہے اور حقیقت میں اعتکاف اس کے لیے بہت ہی مناسب ہے کہ اعتکاف کی حالت میں اگر آدمی سوتا ہوا بھی ہو، تب بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ نیز اعتکاف میں چونکہ آنا جانا اور ادھر ادھر کے کام بھی کچھ نہیں رہتے اس لیے عبادت اور کریم آقا کی یاد کے سوا اور کوئی مشغلہ بھی نہ رہے گا۔ لہذا شب قدر کے قدر دانوں کے لیے اعتکاف سے بہتر صورت نہیں ہے۔

● فضائل اعتکاف

رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف حضور ﷺ کی ساری زندگی کا عمل اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کا معمول تھا۔ آج بھی جو اس کا اہتمام کرے گا، دوحج اور دو عمروں کے برابر ثواب پائے گا۔ تمام گناہوں سے بچ جائے گا۔ اور وہ تمام اچھے کام

جو اعتکاف کی وجہ سے نہیں کر پا رہا ہے، اس کا ایسے ہی بدلہ پائے گا جیسے نیکی کرنے والے کو دیا جاتا ہے۔ ایک دن کے اعتکاف کی وجہ سے جہنم اور معتکف کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ ہو جائے گا۔ ایک خندق کا فاصلہ اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان۔ مزید یہ کہ اللہ کے دربار کی حاضری، مناجات، ذکر، تلاوت، تہجد کے لیے یکسوئی حاصل ہوگی۔ اور سونا جاگنا سب عبادت میں شامل ہوگا۔ شبِ قدر سے محرومی نہیں ہوگی۔ عورتوں کے لیے اعتکاف مردوں کی بہ نسبت زیادہ آسان ہے کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے گھر کی لڑکیوں سے کام لیتی رہیں۔ اور مفت کا ثواب بھی حاصل کرتی رہیں، اس لیے کہ اللہ کی رحمتیں بہت ہیں، کوئی لینے والا تو ہو۔ معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کسی کی چوکھٹ پر جا کر بیٹھ جائے، کہ جب تک میری حاجت پوری نہیں ہوگی، میں یہاں سے نہیں جاؤں گا۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

● اعتکاف کی کوتاہیاں

- (1) کھانے پینے اور ضروریات کا اتنا زیادہ سامان ساتھ لانا کہ دکان ہی لگالے یا نمازیوں کو جگہ گھر جانے کی وجہ سے تکلیف ہونے لگے۔
- (2) مسجد کے آداب کا خیال نہ رکھنا۔
- (3) باوجود اعتکاف کے صف اول اور تکبیر اولیٰ کا چھوٹ جانا۔
- (4) اپنی عبادات تلاوت ذکر جہری اور باتوں وغیرہ سے دوسروں کے آرام میں خلل ڈالنا۔
- (5) اعمال میں مشغول ہونے کی بجائے موبائل / اخبار وغیرہ میں لگے رہنا اور باتوں کے لیے محفلیں قائم کرنا۔

(6) بچوں یا کم عمر لڑکوں کو اعتکاف میں بٹھایا جاتا ہے جس میں بہت سے مفاسد اور خرابیاں ہیں۔

(7) معتکفین کی افطار یا کھانے اور سحری وغیرہ کی دعوتیں کی جاتی ہیں جس میں وقت بھی برباد، قیمتی اوقات ضائع ہو جاتے ہیں اور عموماً کھانے پینے کی چیزیں گرتی ہیں جن سے مسجد بھی خراب ہوتی ہے۔

● مسائل اعتکاف

(1) وہ ضرورتیں جن کے لیے مسجد سے نکلنا معتکف کے لیے جائز ہے دو قسم کی ہیں
1. طبعی ضرورتیں: جیسے پیشاب، پاخانہ اور ان دونوں کے متعلقات یعنی استنجاء، وضو اور اگر احتلام ہو جائے تو غسل کرنا۔

2. شرعی ضرورتیں: جیسے اذان دینے کے لیے نکلنا اور جمعہ کی نماز کے لیے نکلنا۔

● قضائے حاجت

مسئلہ: پیشاب کے لیے مسجد کے قریب ترین جس جگہ پیشاب کرنا ممکن ہو، وہاں جانا چاہیے۔

مسئلہ: پاخانے کے لیے جانے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر مسجد کے ساتھ کوئی بیت الخلاء بنا ہوا ہے اور وہاں قضائے حاجت کرنا ممکن ہے تو اسی میں قضائے حاجت کرنا چاہیے، کہیں اور جانا درست نہیں۔ لیکن اگر کسی شخص کے لیے اپنے گھر کے سوا کسی اور جگہ قضائے حاجت طبعاً ممکن نہ ہو یا سخت دشوار ہو تو پھر اپنے گھر جاسکتا ہے خواہ وہ کتنی ہی دور ہو۔ اپنے گھر کے مقابلے میں اگر کسی دوست یا عزیز کا گھر مسجد کے قریب تر ہو تو قضائے حاجت کے لیے اس کے گھر جانا ضروری نہیں۔

مسئلہ: اگر کسی کے دو گھر ہوں تو وہ قریب والے گھر میں قضائے حاجت کے لیے جائے۔

مسئلہ: اگر بیت الخلاء مشغول ہو تو خالی ہونے کے انتظار میں ٹھہرنا جائز ہے۔

مسئلہ: جو شخص قضائے حاجت کے لیے اپنے گھر گیا ہو، وہ قضائے حاجت کے بعد وضو

کر سکتا ہے۔

مسئلہ: قضائے حاجت میں استنجاء بھی داخل ہے۔ لہذا جن لوگوں کو قطرے کا عرض ہو وہ

صرف استنجاء کرنے کے لیے مسجد سے باہر جاسکتے ہیں۔

● غسل

صرف احتلام ہو جانے کی صورت میں غسل جنابت کے لیے معتکف مسجد سے باہر جاسکتا

ہے۔ اس میں بھی یہ تفصیل ہے کہ اگر مسجد کے اندر رہتے ہوئے کسی ٹب میں بیٹھ کر اس

طرح غسل کرنا ممکن ہو کہ پانی مسجد میں نہ گرنے تو مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں۔ لیکن

اگر یہ ممکن نہ ہو یا سخت دشوار ہو تو باہر نکل سکتا ہے۔

غسل جنابت کے سوا کسی اور غسل کے لیے مسجد سے نکلنا جائز نہیں خواہ وہ جمعہ کا غسل ہو

یا گرمی سے ٹھنڈک کا غسل ہو۔ اگر ہو سکے تو اس کے لیے مسجد کے اندر ہی بڑا ٹب رکھ کر

اس طرح نہائے کہ پانی مسجد کے فرش پر نہ گرے۔

● وضو

اگر مسجد میں وضو کرنے کی ایسی جگہ موجود ہے کہ معتکف خود تو مسجد میں رہے لیکن وضو کا

پانی مسجد سے باہر گرے تو وضو کے لیے مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔

لیکن اگر کسی مسجد میں ایسی کوئی جگہ اور انتظام نہ ہو تو مسجد سے باہر نکل سکتا ہے خواہ وضو

فرض نماز کے لیے ہو یا نفل نماز کے لیے۔ البتہ وضو ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کرنے

کے لیے نکلنا جائز نہیں۔

● ہوا خارج کرنا
معتکف کے لیے اس کی خاطر مسجد سے نکلنا جائز ہے۔

● کھانے کی ضرورت

اگر کسی شخص کو کوئی ایسا آدمی میسر ہے جو اس کے لیے مسجد میں کھانا لاسکے تو وہ لا کر دے لیکن اگر کوئی دوسرا کر دینے والا نہ ہو تو معتکف کھانا لانے کے لیے مسجد سے باہر جا سکتا ہے لیکن کھانا مسجد میں ہی لا کر کھائے۔

نیز یہ شخص ایسے وقت مسجد سے نکلے جب اسے کھانا تیار مل جائے لیکن اگر کبھی کچھ دیر کھانے کے انتظار میں ٹھہرنا پڑے تو جائز ہے۔

● اذان

مسئلہ: اگر کوئی موذن اعتکاف کرے اور اسے اذان دینے کے لیے مسجد سے باہر جانا پڑے تو نکلنا جائز ہے مگر اذان کے بعد نہ ٹھہرے۔

اگر کوئی معتکف باقاعدہ موذن تو نہیں لیکن کسی وقت کی اذان دینا چاہتا ہے تو اس کو بھی نکلنا جائز ہے۔

مسئلہ: مسجد کے مینار کا دروازہ اگر مسجد کے اندر ہو تو کسی بھی معتکف کے لیے مینار پر چڑھنا مطلقاً جائز ہے کیونکہ وہ مسجد ہی کا حصہ ہے۔ البتہ اگر دروازہ باہر ہو تو اذان کی ضرورت کے سوا اس پر چڑھنا جائز نہیں۔

نوٹ: جس ضرورت کے لیے نکلنا جائز ہے اس کے لیے جب نکلے تو اس سے فارغ ہونے کے بعد وہاں نہ ٹھہرے اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت پوری کرے جو اس مسجد سے قریب ترین ہو مثلاً اگر مسجد کے ساتھ کوئی بیت الخلاء بنا ہوا ہے اور وہاں قضائے حاجت کرنا ممکن ہے تو اس میں قضائے حاجت کرنا چاہیے، کہیں اور جانا درست نہیں۔

(2) کن چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے

مسئلہ: حالت اعتکاف میں دو قسم کے افعال حرام ہیں یعنی ان کے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب یا مسنون ہے تو فاسد ہو جائے گا اور اس کی قضا کرنا پڑے گی۔ اور اگر اعتکاف مستحب ہے تو ختم ہو جائے گا کیونکہ مستحب اعتکاف کے لیے کوئی مدت مقرر نہیں، اس لیے اس کی قضا بھی نہیں۔

پہلی قسم کے افعال

اعتکاف کی جگہ یعنی مسجد سے مذکورہ ضرورتوں کے بغیر باہر نکلنا خواہ قصد اہو یا بھولے سے ہو اور خواہ ایک لمحہ کے لیے ہو، اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: کوئی معتکف کسی طبعی یا شرعی ضرورت سے باہر نکلے اور ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد ایک لمحہ کے لیے بھی باہر ٹھہر جائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: مذکورہ بالا ضرورتوں کے بغیر مسجد کے ملحقات میں جانے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: کسی مریض کی عیادت کے لیے یا کسی ڈوبتے ہوئے کو بچانے کے لیے یا آگ بجھانے کے لیے مسجد سے نکلا تو اعتکاف ٹوٹ گیا تو ان صورتوں میں اعتکاف توڑنے کا

گناہ نہیں ہوتا بلکہ جان بچانے کی غرض سے ضروری ہے مگر اعتکاف باقی نہ رہے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص زبردستی مسجد سے باہر نکال دیا جائے اور باہر ہی روک لیا جائے تب بھی اس کا اعتکاف نہ رہے گا۔ مثلاً کسی جرم میں حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہو اور سپاہی اس کو گرفتار کر کے لے جائیں یا کسی کا قرض اس کے ذمہ ہو اور وہ اس کو

باہر نکالے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے نکلے اور راستہ میں کوئی قرض خواہ روک لے یا بیمار ہو جائے اور پھر مسجد تک پہنچنے میں کچھ دیر ہو جائے، تب بھی اعتکاف قائم نہ رہے گا۔

مسئلہ: اگر مثلاً طبعی حاجت پیشاب پاخانہ کے لیے مسجد سے نکلا پھر اسی ضمن میں مریض کی عیادت کی یا نماز جنازہ کے لیے چلا گیا تو جائز ہے جب کہ مسجد سے نکلنا خاص اس غرض سے نہ ہو اور راستہ سے نہ پھرے اور نماز جنازہ کی مقدار سے زیادہ نہ ٹھہرے اور مریض کی عیادت چلتے چلتے کرے، وہاں ٹھہرے نہیں۔

دوسری قسم کے افعال

1. واجب اور مسنون اعتکاف کے لیے چونکہ روزہ شرط ہے اس لیے روزہ توڑ دینے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے خواہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر، جان بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو۔

غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ تو یا د تھا لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا ہو گیا جو روزے کے منافی تھا مثلاً کلی کر کے ہوئے غلطی سے پانی حلق میں چلا گیا یا غروب آفتاب سے پہلے یہ سمجھ کر روزہ افطار کر لیا کہ افطار کا وقت ہو چکا ہے۔ لیکن اگر روزہ ہی یاد نہیں رہا اور بھول کر کچھ کھاپی لیا تو اس سے روزہ بھی نہیں ٹوٹا اور اعتکاف بھی نہیں ٹوٹا۔

2. جماع کرنے سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے، خواہ جماع جان بوجھ کر کرے یا سہواً، دن میں کرے یا رات میں۔ مسجد میں کرے یا مسجد سے باہر اور اس سے انزال ہو یا نہ ہو۔ وہ افعال جو جماع کے تابع ہیں جیسے بوسہ لینا یا معانقہ کرنا وہ بھی حالت اعتکاف میں

مجانزہ ہیں مگر ان سے اعتکاف باطل نہیں ہوتا خواہ عمداً کیے ہوں یا بھول سے کیے ہوں، جب تک منی خارج نہ ہو۔ البتہ اگر صرف خیال اور فکر سے منی خارج ہو تو اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔

(3) کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے

1. اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر ممکن نہیں تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔
2. کسی ڈوبتے یا جلتے ہوئے آدمی کو بچانے یا آگ بجھانے کے لیے۔
3. ماں باپ یا بیوی بچوں میں سے کسی کو سخت بیماری ہو جائے اور اس کی تیمارداری کی ضرورت ہو۔ کوئی اور دیکھ بھال کرنے والا نہ ہو۔
4. کوئی جنازہ آجائے اور نماز پڑھنے والا کوئی اور نہ ہو۔

مسنون اعتکاف ٹوٹنے کا حکم

اعتکاف غلطی سے ٹوٹ گیا ہو یا مجبوری سے توڑا ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ جس دن میں اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضا واجب ہوگی۔ پورے دس دن کی قضا واجب نہیں۔ مسئلہ: اسی رمضان میں بھی کسی دن قضا کر سکتا ہے۔ مسئلہ: اعتکاف مسنون ٹوٹ جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں بلکہ باقی ایام میں نفل کی نیت سے اعتکاف جاری رکھ سکتا ہے۔

(4) مباحات اعتکاف

1. کھانا پینا
2. سونا
3. بال کٹوانا لیکن بال مسجد میں نہ گریں

4. ضروری خرید و فروخت کرنا بشرطیکہ اس وقت سودا مسجد میں نہ لایا جائے اور ضروریات زندگی کے لیے ہو مثلاً گھر میں کھانے کو نہ ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا شخص قابل اطمینان خریدنے والا نہ ہو

5. کام کی بات چیت کرنا 6. کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا، سر میں تیل لگانا

7. مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا اور نسخہ تجویز کرنا

8. قرآن کریم یا دینی علوم کی تعلیم دینا 9. نکاح پڑھنا یا پڑھوانا

10. برتن کپڑے دھونا جب کہ خود مسجد میں رہے اور پانی باہر گرے

(5) مکروہاتِ اعتکاف

1. خاموشی کو عبادت سمجھ کر حالت اعتکاف میں بالکل چپ بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے

2. فضول اور بلا ضرورت باتیں کرنا 3. سودا مسجد میں لا کر بیچنا مکروہ تحریمی ہے

4. اعتکاف کے لیے مسجد کی اتنی جگہ گھیرنا جس سے دوسرے اعتکاف کرنے والوں اور

نمازیوں کو تکلیف ہو

5. اجرت پر کتابت کرنا یا کپڑے سینا یا تعلیم دینا وغیرہ

6. تجارت کی غرض سے خرید و فروخت کرنا اگرچہ سودا مسجد میں نہ لائے ہوں، مکروہ ہے

لیکن اگر اپنے لیے یا گھر والوں کے لیے ضرورت، مجبوری ہو تو مسجد میں رہتے ہوئے

کوئی سودا خرید سکتا ہے اور فروخت کر سکتا ہے

(6) اعتکاف کے آداب

1. اعتکاف کے مکروہات سے بچے

2. اپنے اوقات کو تلاوت قرآن، ذکر اور دیگر عبادتوں اور دین کے سیکھے سکھانے میں لگائے

3. صحیح اور معتبر دینی کتابیں پڑھنا بھی موجب ثواب ہے

(7) عورتوں کا اعتکاف

اعتکاف کی جگہ کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ وہ اس جگہ میں ہو جس میں نماز کی زیادہ فضیلت ہو۔ مردوں کے لیے مسجد میں نماز کی زیادہ فضیلت ہے لہذا ان کے لیے اعتکاف کی جگہ مسجد ہے جب کہ عورتوں کے لیے گھر کی مسجد یعنی گھر میں نماز کے لیے مقرر کی ہوئی جگہ میں نماز زیادہ افضل ہے تو ان کے لیے گھر کی مسجد اعتکاف کی جگہ ہے۔ جن حدیثوں میں مسجد میں اعتکاف کا ذکر ہے ان ہی سے یہ ضابطہ حاصل ہوتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عورتیں عام طور پر مسجد میں جا کر جماعت سے نماز ادا کرتی تھیں لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں عورتوں کا اس طرح سے مسجد میں جانا موقوف ہو گیا تھا۔ اعتکاف میں اصل کام تو نمازوں کا اہتمام ہے۔ اس کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجماع و اتفاق کو چھوڑ کر اور توڑ کر عورت مسجد میں جا کر نمازیں پڑھے اور اعتکاف کرے یہ بات جائز نہیں۔ اس لیے عورت کو مسجد میں اعتکاف نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کا اعتکاف گھر میں ہوگا اور وہ اس طرح کہ گھر میں جو جگہ نماز پڑھنے اور عبادت کے لیے بنائی ہوئی ہو، اس جگہ اعتکاف کرے۔ اور اگر گھر میں ایسی کوئی جگہ مخصوص نہ ہو تو اعتکاف سے پہلے ایسی کوئی جگہ بنا لے اور اس میں اعتکاف کرے۔

مسئلہ: اگر عورت شادی شدہ ہو تو اعتکاف کے لیے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے۔
 مسئلہ: اگر عورت نے شوہر کی اجازت سے اعتکاف شروع کر دیا بعد میں شوہر منع کرنا چاہے تو اب منع نہیں کر سکتا اور اگر منع کرے گا تو بیوی کے ذمے اس کی تعمیل واجب نہیں۔
 مسئلہ: عورت کے اعتکاف کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حیض اور نفاس سے پاک ہو۔ اگر کسی عورت نے اعتکاف شروع کر دیا پھر اعتکاف کے دوران ماہواری شروع ہوگئی تو وہ فوراً اعتکاف چھوڑ دے۔ اس صورت میں جس دن اعتکاف چھوڑا ہے،

صرف اس دن کی قضا اس کے ذمہ ہوگی۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہواری سے پاک ہونے کے بعد کسی دن روزہ رکھ کر اعتکاف کرے۔ اگر رمضان کے دن باقی ہوں تو رمضان میں قضا کر سکتی ہے۔

مسئلہ: عورت اگر مسجد میں اعتکاف کرے تو مکروہ تنزیہی ہے اور اس سے عورت کو بلا تردید منع کیا جائے گا جیسا کہ مسجد میں فرض نمازوں کے لیے جانے سے روکا گیا ہے۔

6- شب قدر

علاماتِ شب قدر

وقتِ شب قدر

فضیلتِ شب قدر

شب قدر کی کوتاہیاں

اعمالِ شب قدر

فضیلتِ شب قدر

- (1) شب قدر کی فضیلت کے بیان کے لیے قرآن مجید میں ایک پوری سورت (سورة القدر کے نام سے) نازل ہوئی، جس میں بتایا گیا کہ شب قدر کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے افضل اور بہتر ہے۔ ہزار مہینوں کے تراسی سال چار ماہ بنتے ہیں۔
- (2) اسی رات میں فرشتوں کی پیدائش ہوئی۔ اسی رات میں آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا۔ اسی رات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔ اسی رات میں بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی۔
- (3) جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور نیت کی نیت سے (عبادت کے لیے) کھڑا ہوا، اس کے پچھلے تمام (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔
- (4) شب قدر میں جبریل امین فرشتوں کی جھرمٹ میں زمین پر اترتے ہیں۔ ہر اس شخص کے لیے دعا مغفرت کرتے ہیں جو کھڑے بیٹھے (کسی حال میں) اللہ کو یاد کر رہا ہو۔
- (5) ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہے۔

ہزار مہینے کی عبادت کا ثواب کیوں؟

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی امتوں کی عمروں کو دیکھا کہ بہت لمبی عمریں ہوئی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی عمریں بہت تھوڑی اور کم ہیں اگر وہ نیک اعمال میں ان کی برابری بھی کرنا چاہیں تو ناممکن ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت رنج و افسوس ہوا، اس کی تلافی کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ رات (شب قدر) مرحمت فرمائی۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ وہ ایک ہزار مہینے تک اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا رہا۔ صحابہ کرامؓ کو اس پر رشک آیا تو اللہ نے اس کی تلافی کے لیے اس رات (شب قدر) کا نزول فرمایا۔

وقت شب قدر

(1) قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا گیا ہے کہ قرآن شب قدر میں نازل ہوا۔ اور دوسری جگہ فرمایا کہ قرآن کا نزول ماہ رمضان میں ہوا ہے۔ اس سے اشارہ ملا کہ وہ شب قدر رمضان کی راتوں میں سے کوئی رات تھی۔

(2) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید نشاندہی کے طور پر فرمایا کہ شب قدر کو تلاش کرو رمضان کے آخری عشرہ (جو کہ جمہور علماء کے نزدیک ایک سو بیسویں رات سے شروع ہوتا ہے) کی طاق راتوں میں یعنی 21، 23، 25، 27، 29 ویں شب میں۔ اس مضمون کی حدیثیں حضرت عائشہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہیں۔

(3) بعض صحابہ کرام کا خیال تھا کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں ہی میں ہوتی ہے۔ بہر حال ہر شخص کو اپنی ہمت اور وسعت کے موافق تمام سال شب قدر کی تلاش میں کوشش کرنا چاہیے (کیونکہ بعض صحابہ جیسے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک شب قدر تمام سال میں کسی رات بھی ہو سکتی ہے)

یہ نہ ہو سکے تو پورے رمضان اس کی جستجو کرنی چاہیے۔ (صاحبین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تمام رمضان میں کسی رات بھی ہو سکتی ہے) اگر یہ بھی مشکل ہو تو آخری عشرہ کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ اتنا بھی نہ ہو سکے تو آخری عشرہ کی طاق راتوں کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیے اور اگر خدا نخواستہ یہ بھی نہ ہو سکے تو ستائیسویں شب کو تو بہر حال غنیمت بار دہ سمجھنا ہی چاہیے کہ اگر تائید ایزدی شامل حال ہے اور کسی خوش نصیب کو میسر ہو جائیں تو پھر تمام دنیا کی نعمتیں اور راحتیں اس کے مقابلہ میں ہیچ ہیں۔ لیکن اگر میسر نہ بھی ہو، تب بھی اجر سے خالی نہیں، بالخصوص مغرب عشاء کی نماز جماعت سے مسجد میں ادا کرنے کا اہتمام تو ہر شخص کو تمام سال بہت ہی ضروری ہونا چاہیے کہ اگر خوش قسمتی سے شب قدر کی رات میں یہ دو نمازیں جماعت سے میسر ہو جائیں تو کس قدر باجماعت نمازوں کا ثواب ملے۔

علاماتِ شب قدر

- (1) شب قدر کی صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔
- (2) ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے، صاف شفاف، نہ زیادہ گرم، نہ زیادہ ٹھنڈی، بلکہ معتدل گویا کہ اس میں (انوار کی کثرت کی وجہ سے) چاند کھلا ہوا ہے۔ اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو نہیں مارے جاتے۔ نیز اس کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔ ایسا بالکل ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں رات کا چاند۔ اللہ جل شانہ نے اس دن کے آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا (بخلاف اور دنوں کے کہ طلوع آفتاب کے وقت شیطان کا اس جگہ ظہور ہوتا ہے۔

اعمال شب قدر

(1) جب شب قدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں، وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعبہ کے اوپر کھڑا کرتے ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سوا بازو ہیں جن میں سے دو بازو کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں۔ جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات کھڑا ہو یا بیٹھا ہو، نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو، اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں۔ صبح تک یہی حالت رہتی ہے۔ جب صبح ہو جاتی ہے تو جبرئیل آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو۔ فرشتے حضرت جبرئیل سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے سوا سب کو معاف فرما دیا۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو، دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو، تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا اور نانا توڑنے والا ہو۔ چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو۔

(2) حدیث میں ہے کہ جو شخص ان پانچ فرض نمازوں کو پابندی سے پڑھتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوتا۔

جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جو فجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے، گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔ حدیث میں ہے کہ اگر لوگوں کو عشاء اور فجر کی نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جاتی تو وہ ان

ممازوں کے لیے مسجد جاتے، چاہے انہیں (کسی بیماری کی وجہ سے) گھسٹ کر ہی جانا پڑتا۔
 (3) اکثر لوگ پوچھتے ہیں کہ شب قدر میں کیا عبادت کریں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ دن کو تو زیادہ تلاوت میں صرف کرے تدبیر سے تلاوت کرے اور اگر تجوید نہ آتی ہو تو کم از کم بقدر ضرورت اس کو سیکھ لے اور رات کو بھی حق تلاوت ادا کرے اور لیلۃ القدر میں زیادہ جاگے کچھ تلاوت، کچھ نوافل میں مشغول رہے۔

جورات میں دس آیتوں کی تلاوت کرے، وہ اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہنے والوں میں شمار نہیں ہوگا۔

جو شخص رات میں سو آیتوں کی تلاوت کرے وہ اس رات عبادت گزاروں میں شمار کیا جائے گا۔

(4) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے بتائیے کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کونسی رات شب قدر ہے تو میں اس رات اللہ سے کیا عرض کروں اور کیا دعا مانگوں؟ آپ نے فرمایا یہ عرض کرو:

اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

اے اللہ! بے شک آپ معاف کرنے والے ہیں، معافی کو پسند کرتے ہیں۔ مجھے بھی معاف کر دیں۔

(5) حسب استطاعت صدقہ کریں۔

شب قدر کی کوتاہیاں

(1) گناہوں سے اجتناب نہ کرنا

بہت سے لوگ خاص مواقع پر عبادت کا خوب اہتمام کرتے ہیں، مگر گناہوں سے بچنے بچانے کا اہتمام نہیں کرتے، بلکہ آج کل کے مسلمان نے بہت سے کبائر کو گناہوں کی

بہرست ہی سے نکال دیا ہے، مثلاً:

(1) مردوں کا ڈاڑھی منڈانا یا ایک مشمت سے کم کرنا

● حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ بہشتی زیور میں تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں اور ڈاڑھی ڈاڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے کترادیتے ہیں۔ خوب سمجھ لیں کہ ڈاڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے۔ اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہوگی تو ایسا کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

(2) عورتوں کا غیر محارم قریبی رشتہ داروں مثلاً دیور، جیٹھ، چچا زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، نندوئی، بہنوئی وغیرہ سے پردہ نہ کرنا۔

(3) ٹی وی اور موویز دیکھنا

(4) موسیقی سننا

(5) بلا ضرورت تصویر کھینچنا، دیکھنا، رکھنا

(6) بینک، انشورنس وغیرہ حرام ذرائع آمدن اختیار کرنا اور ایسے لوگوں کے ہاں دعوتیں تسلیم و ترویج (صوبہ) کھانا اور تحائف قبول کرنا۔

(7) مردوں کا ٹخنے ڈھانکنا۔

(8) غیبت کرنا، سننا۔

جب تک ان کبائر سے بچنے بچانے کا اہتمام نہ کیا جائے، نفل عبادت خواہ کتنی زیادہ کی جائے، نجات کے لیے کافی نہیں۔ اگر گناہوں سے بچنے بچانے کا اہتمام ہو اور زیادہ نفل عبادت کرنے کا موقع نہ بھی ملے، فرائض و واجبات پر عمل کر لیا جائے تو ان شاء

اللذات ہو جائے گی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

پرہیزگاری (یعنی گناہوں سے پرہیز) کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔

”تم حرام کاموں سے بچتے رہو تو تم لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت

گزار ہو۔“

حضرت ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

یعنی سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ انسان فرائض و واجبات (حقوق

اللہ اور حقوق العباد) ادا کرے، عام لوگ انہیں تو چھوڑ دیتے ہیں اور

کثرت نوافل پر زور رکھتے ہیں ایسے لوگ دین کے اصول تو ضائع

کر دیتے ہیں اور فضائل قائم کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں ہے:

إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ (مائدہ: 27)

اللہ تو ان لوگوں سے (قربانی) قبول کرتا ہے جو متقی ہوں

بعض معاصی سے اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات کفر تک نوبت پہنچ

جاتی ہے۔ اس لیے جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس شخص کے

لیے تباہی و بربادی کی بددعا فرمائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر آمین کہا،

جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا، پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔

جو شخص ایسے مبارک لمحات میں بھی گناہوں میں مست ہو وہ تباہی و بربادی ہی کا مستحق

ہے۔ اس کی مغفرت کے لیے اس خیر و برکت والے مقدس مہینے سے زیادہ مقدس اور

کون سا وقت ہوگا؟

(2) نفل عبادت کرنے میں غلطیاں

(1) بعض لوگ پوری رات نفل نماز پڑھنے ہی کو ضروری سمجھتے ہیں، اور بعض تو اس سے بڑھ کر بعض مخصوص سورتوں کے ساتھ خاص انداز سے نماز پڑھنا ضروری خیال کرتے ہیں، اس رات میں کسی خاص قسم کی عبادت کی تعیین نہیں، نفل نماز پڑھیں، تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں، ذکر اللہ کریں، دعا مانگیں یا قلب کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کے اس کے احسانات، انعامات، عظمت شان کو سوچ سوچ کر اس کی محبت دلوں میں اتارنے اور بڑھانے کی کوشش کریں۔ یہ سب عبادت میں داخل ہے۔

(2) عموماً لوگ نفل پڑھنے کے لیے مساجد میں جانے کا اہتمام کرتے ہیں، جب کہ ہر قسم کی نفل عبادت کا ثواب مسجد کی بجائے گھر میں زیادہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انہی گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبریں مت بناؤ۔

مطلب یہ ہے کہ جیسے قبرستان میں خاموشی ہوتی ہے، اس طرح گھروں کو ویران نہ بناؤ، بلکہ ذکر و عبادت سے آباد رکھا کرو۔ اس لیے گھر کی خواتین کو بھی عبادت کی ترغیب دے کر عبادت کا ماحول بنانا چاہیے اور مردوں کو نفل عبادت مسجد کی بجائے گھر میں کرنی چاہیے۔

(3) بعض جگہوں میں لوگ مساجد میں جمع ہو کر نوافل کی جماعت کرتے ہیں، نفل کی جماعت بہت بڑی بدعت اور گناہ ہے۔

(4) بہت سے لوگ طبیعت پر جبر کر کے چائے پی پی کر، لونگ چبا چبا کر جاگنے کی تدبیریں کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض لوگوں کی فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے یا جماعت چھوٹ جاتی ہے یا نماز میں اونگھتے رہتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ نفل کی

حاضر فرض یا واجب کو چھوڑ دیا جائے یا اس میں کوتاہی ہو۔ عبادت وہی مقصود و قابل قبول ہے جو رغبت و شوق سے ہو۔ انشراح صدر سے جتنی دیر عبادت کر سکیں، کریں۔ جب تھکاوٹ ہو جائے یا نیند کا غلبہ ہو اور دل جمعی نہ رہے جس سے زبان سے کچھ کا کچھ نکلنے کا اندیشہ ہو تو سو جائیں، خصوصاً فجر کی نماز یا جماعت میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ اصل چیز یہ ہے کہ دل میں اللہ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ محبت پیدا ہو جائے تو ایک نہیں، ہزاروں راتیں عبادت میں گزاری جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لیے کسی عالم باعمل، شیخ کامل کی صحبت اختیار کر کے ان سے اصلاحی تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔



المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ ۱)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

یادداشت

المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ ۱)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ ۱)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ ۱)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ ۱)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

المیٹر مرکز تعلیم و تربیت فاؤنڈیشن (حصہ ۱)
MARKAZ TALEEM-O-TARBIYAT FOUNDATION

مفتی منیر احمد صاحب کی مطبوعہ تالیفات و رسائل



مفتی منیر احمد صاحب نے کئی قابل قدر اور اہم موضوعات پر کورسز مرتب فرمائے ہیں۔ جن پر کئی اکابر علماء کرام نے اعتماد کا اظہار کیا ہے، یہ کورسز لوگوں میں بہت مقبول ہیں، جن سے عوام کو خوب فائدہ ہو رہا ہے۔ ائمہ و خطباء حضرات اپنے علاقوں میں حسب موقع دینی تعلیم اور تربیت کے لیے ان قابل قدر اور مختصر کورسز کا انتخاب کر سکتے ہیں۔